اُمتِ مسلمہ کی عمر

مصنف: امین محمد جمال الدین
مترجم: پروفیسر خورشید عالم

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

اُمتِ مسلمہ کی عمر
اور
مستقبل قریب میں مہدی کے ظہور کا امکان

امین محمد جمال الدین

کی معرکۃ الآراء کتاب

"عمر امّۃ الاسلام و قرب ظهور المهدی"

کا اُردو ترجمہ

مترجم: پروفیسر خورشید عالم
قرآن کالج' لاہور

مکتبہ خُدّام القرآن لاہور
36 کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون : 3-5869501

نام کتاب ——— اُمتِ مسلمہ کی عمر

طبع اوّل تا طبع ہشتم (ستمبر 2001ء تا نومبر 2007ء) ——— 7700

طبع ہفتم (مئی 2008ء) ——— 1100

ناشر ——— ناظم نشر و اشاعت، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مقامِ اشاعت ——— 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 3-5869501

مطبع ——— شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور

قیمت ——— 70 روپے

email:publications@tanzeem.org
website:www.tanzeem.org

جنھوں نے کہا "تو غنی ہے اور ہم تیرے محتاج ہیں"۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے کہا "ہم نے سن لیا اور نافرمانی کی" ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جنھوں نے کہا "ہم نے سن لیا اور اطاعت کی"۔ کیا وہ لوگ جنھوں نے کہا "جاؤ تم اور تمہارا رب لڑو' ہم تو یہاں بیٹھیں گے" ان جیسے ہو سکتے ہیں جنھوں نے کہا "آپ ہمیں جس جگہ حکم دیں گے ہم وہاں جاکر لڑیں گے"۔ ؟ کیا یہ لوگ آپس میں برابر ہو سکتے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے۔

تیسری فصل

امتوں کی عمر کا حساب

یہ فصل اس کتاب کی اہم ترین فصل ہے۔ یہ ایک نفیس بحث ہے۔ بہت سے لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کی' ہم نے تو محض اس خزانے کو بڑی بڑی کتابوں سے نکال کر' جھاڑ پونچھ کر اسے اصلی اور صاف و شفاف شکل میں پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں ان مشاہیر علماء پر جنھوں نے سنت نبی ﷺ کی سوجھ بوجھ کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا ورثہ چھوڑا ہے۔ اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں محمد ﷺ پر جنھوں نے ارض و سماء کی ہر چیز کو علمی سطح پر وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔

حافظ ابن حجر نے اپنی قیمتی کتاب فتح الباری میں امتوں کی عمر کے بارے میں احادیث پر ان الفاظ میں حاشیہ آرائی کی ہے: "حدیث مذکور سے یہ دلیل نکلتی ہے کہ امت مسلمہ کی عمر ایک ہزار برس سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس کے مطابق عیسائیوں اور مسلمانوں کی عمر ملا کر یہودیوں کی عمر کے برابر بنتی ہے اور اہل روایت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت تک یہودیوں کی عمر دو ہزار برس سے زیادہ ہے اور نصاریٰ کی عمر اس وقت تک چھ سو برس بنتی ہے" {۷} اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حدیث میں ضمنی طور پر اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ دنیا کی عمر تھوڑی رہ گئی ہے {۸}۔ ابن حجر کے متذکرہ قول میں اجمالی طور

پر مندرجہ ذیل مضمون شامل ہے :

۱۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کی عمر کو اگر باہم ملایا جائے تو یہ عمر یہودیوں کی عمر کے برابر ہے
یعنی یہودیوں کی عمر = مسلمانوں کی عمر + عیسائیوں کی عمر

۲۔ نصاریٰ کی عمر چھ سو برس ہے۔ اس کی تائید میں بخاری نے صحیح میں سلمان فارسیؓ سے ایک اثر روایت کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ عیسیٰ اور محمد ﷺ کے درمیان چھ سو برس کا عرصہ ہے {۹}

مذکورہ تصریحات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ
مسلمانوں کی عمر کی مدت = یہودیوں کی عمر ۔ عیسائیوں کی عمر

چونکہ یہود و نصاریٰ کی مجموعی عمر ۲۰۰۰ برس سے زائد ہے اور نصاریٰ کی عمر چھ سو برس ہے تو تفریق سے نتیجہ نکلے گا کہ :

یہودیوں کی عمر = ۲۰۰۰ ـ ۶۰۰ = ۱۴۰۰ سال سے کچھ اوپر

اہل روایت اور تاریخ دانوں نے بتایا ہے کہ یہ بڑھوتری ۱۰۰ سال سے کچھ زیادہ ہے۔

اس صورت میں یہودیوں کی عمر = ۱۵۰۰ برس اور کچھ اوپر
چونکہ مسلمانوں کی عمر = یہودیوں کی عمر ۔ عیسائیوں کی عمر

لہٰذا اس صورت میں امت مسلمہ کی عمر = ۱۵۰۰ ـ ۶۰۰ = ۹۰۰ برس سے کچھ ۵۰۰ برس {۱۰}

چنانچہ امت مسلمہ کی عمر = ۱۴۰۰ برس سے کچھ اوپر

امام سیوطی نے اپنے کتابچے "الکشف فی بیان خروج المھدی" میں کہا ہے: "آثار سے پتہ چلتا ہے کہ اس امت کی عمر ایک ہزار برس سے کچھ اوپر ہوگی اور یہ بڑھوتری ۵۰۰ برس سے قطعی طور پر زیادہ نہیں ہوگی {۱۱} اس بڑھوتری میں سے تیس برس تو گزر چکے' اب ۱۴۱۷ ہے۔ اس میں نبی ﷺ کی بعثت سے لے کر ہجرت تک (ہجری سال کے آغاز سے پہلے) کے تیرہ برس بھی شامل کرلیں۔ اب سن ہجری تو ۱۴۱۷ ہے مگر سن بعثت ۱۴۳۰ ہے۔ صحیح آثار پر مبنی مشاہیر علماء کے کلام کی روشنی میں جو حساب اب تک لگایا گیا ہے' اس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ ہم اس دور سے گزر رہے ہیں جو قرب قیامت

کا دور ہے۔ یہ ان آخری فتنوں اور جنگوں کی تیاری کا مرحلہ ہے جو قیامت کی بڑی نشانیوں سے پہلے ظہور پذیر ہونے والی ہیں۔

موضوع کی تکمیل کے لئے ہم آئندہ فصل میں اہل کتاب کے وہ اقوال پیش کریں گے جو ہماری پیش کردہ گزارشات سے ہم آہنگ ہیں اور جو اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ (دنیا کا) خاتمہ قریب ہے۔

چوتھی فصل

قرب قیامت سے متعلق اہل کتاب کے اقوال

ہو سکتا ہے کہ کتاب کی یہ فصل معتدل اہل کتاب کو اس بات کی ہدایت دے دے کہ وہ محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان لے آئیں اور ان کی تکذیب ترک کر دیں۔ کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ ان کی مقدس کتابوں کی عبارات اور نبی محمد ﷺ کی احادیث میں عجیب و غریب مطابقت پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہماری تو خواہش ہے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ لوگ ایمان لے آئیں' کیونکہ احادیث نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے اہل روم آخری زمانہ میں مسلمان ہو جائیں گے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے ایک گروہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہو گا۔ حدیث تو ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ ۷۰ ہزار بنی اسحاق (اہل روم) قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) پڑھتے ہوئے اسے فتح کر لیں گے۔ {۱۲}

۱۔ انجیل متی (۲۰ : ۱-۱۶) صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے {۱۳}

(انگور کے باغ میں مزدوروں کی مثال)

”آسمانوں کی بادشاہت بالکل ایسے ہے جیسے کسی گھر کا مالک صبح سویرے نکل کر کچھ مزدور اپنے باغ کے لئے اجرت پر رکھ لے اور مزدوروں سے یہ طے کر لے کہ وہ ہر ایک کو ایک دن کا ایک دینار دے گا۔ پھر ان کو باغ میں بھیج دے۔ صبح نو بجے وہ پھر نکلے اور شہر کے ایک کھلے میدان میں کچھ اور بیکار مزدوروں کو دیکھ کر ان سے کہے: تم بھی جاؤ اور میرے باغ میں کام کرو' تمہیں تمہارا حق دے دوں گا۔ پس وہ بھی چلے

کا دور ہے۔ یہ ان آخری فتنوں اور جنگوں کی تیاری کا مرحلہ ہے جو قیامت کی بڑی نشانیوں سے پہلے ظہور پذیر ہونے والی ہیں۔

موضوع کی تکمیل کے لئے ہم آئندہ فصل میں اہل کتاب کے وہ اقوال پیش کریں گے جو ہماری پیش کردہ گزارشات سے ہم آہنگ ہیں اور جو اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ (دنیا کا) خاتمہ قریب ہے۔

چوتھی فصل

قرب قیامت سے متعلق اہل کتاب کے اقوال

ہو سکتا ہے کہ کتاب کی یہ فصل معتدل اہل کتاب کو اس بات کی ہدایت دے دے کہ وہ محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان لے آئیں اور ان کی تکذیب ترک کر دیں۔ کیونکہ وہ دیکھیں گے کہ ان کی مقدس کتابوں کی عبارات اور نبی محمد ﷺ کی احادیث میں عجیب و غریب مطابقت پائی جاتی ہے۔ بلکہ ہماری تو خواہش ہے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ لوگ ایمان لے آئیں، کیونکہ احادیث نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے اہل روم آخری زمانہ میں مسلمان ہو جائیں گے۔ یہی نہیں بلکہ ان کے ایک گروہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہو گا۔ حدیث تو ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ ۷۰ ہزار بنی اسحاق (اہل روم) قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) پڑھتے ہوئے اسے فتح کر لیں گے۔ {۱۲}

۱۔ انجیل متی (۲۰ : ۱۔۱۶) صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے {۱۳}

(انگور کے باغ میں مزدوروں کی مثال)

"آسمانوں کی بادشاہت بالکل ایسے ہے جیسے کسی گھر کا مالک صبح سویرے نکل کر کچھ مزدور اپنے باغ کے لئے اجرت پر رکھ لے اور مزدوروں سے یہ طے کر لے کہ وہ ہر ایک کو ایک دن کا ایک دینار دے گا۔ پھر ان کو باغ میں بھیج دے۔ صبح نو بجے وہ پھر نکلے اور شہر کے ایک کھلے میدان میں کچھ اور بیکار مزدوروں کو دیکھ کر ان سے کہے: تم بھی جاؤ اور میرے باغ میں کام کرو، تمہیں تمہارا حق دے دوں گا۔ پس وہ بھی چلے

جائیں۔ بارہ بجے دوپہر وہ ایک بار پھر میدان کی طرف جائے۔ پھر تین بجے دوپہر کو بھی نکلے اور کچھ مزید مزدور باغ میں بھیج دے۔ ایک بار پھر وہ پانچ بجے بعد از دوپہر نکلے تو کچھ اور بیکار مزدور اسے ملیں تو وہ ان سے پوچھے: یہاں دن بھر بیکار کھڑے کیا کر رہے ہو؟ وہ جواب دیں کہ کسی نے ہمیں اجرت پر نہیں رکھا۔ وہ کہے تم بھی میرے باغ میں چلے جاؤ۔ جب شام ہو تو باغ کا مالک اپنے نائب وکیل سے کہے مزدوروں کو بلاؤ اور سب سے پہلے ان کو مزدوری دو جو سب سے بعد آئے ہیں' سب سے بعد ان کو دو جو سب سے پہلے آئے ہیں۔ پھر پانچ بجے آنے والے مزدور آئیں اور ہر ایک 'ایک ایک دینار لے لے۔

جب پہلے آنے والے آئے' وہ سمجھے کہ ان کو زیادہ اجرت ملے گی لیکن ہر ایک کو ایک ایک دینار ملا۔ جب وہ دینار لے رہے تھے تو گھر کے مالک کے خلاف ناگواری کا اظہار کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ان لوگوں نے صرف گھنٹہ بھر کام کیا' ہم نے تو دن بھر دھوپ کی تپش میں کام کیا مگر مزدوری آپ نے ایک جیسی دیدی۔ مالک نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اے دوست! کیا میں نے تم پر ظلم کیا ہے؟ کیا تو نے ایک دینار لینے پر اتفاق نہیں کیا تھا؟ یہ پکڑو اور اپنی راہ لو۔ میں چاہتا ہوں کہ آخر میں آنے والے کو بھی اتنی ہی اجرت دوں۔ کیا مجھے اتنا حق نہیں کہ اپنے مال میں اپنی مرضی سے تصرف کروں؟ یا میری شرافت کی وجہ سے تیری آنکھوں میں شرارت آ گئی ہے۔ اس طرح پچھلے پہلے اور پہلے پچھلے بن جائیں گے۔" {۴۳}

۲۔ انجیل میں سالونیکی کے مومنین کے لئے پہلا پیغام ص ۵ پر ہے۔ اس کی عبارت یوں ہے:

"جہاں تک زمانے اور وقت مقررہ کے مسئلے کا سوال ہے' آپ کو تو اس کی ضرورت نہیں کہ اس کے بارے میں آپ کو لکھا جائے کیونکہ آپ تو یقیناً جانتے ہیں کہ یوم الرب (رب کا دن) آ کر رہے گا' بالکل اسی طرح جیسے رات کو چور آتا ہے۔ جب لوگ یہ کہتے پھریں گے کہ امن و سلامتی کا زمانہ آگیا ہے اچانک ہلاکت و بربادی ان پر نازل ہو گی' بالکل اسی طرح جیسے درد زہ حاملہ عورت کو اچانک آلیتا ہے۔ چنانچہ وہ اس (ہلاکت) سے کبھی بھی چھٹکارا نہیں پاسکتے۔"

۳۔ امریکہ کا سابق صدر نکسن اپنی کتاب "1999:Victory without War"